سر مائیکل اڈوائر کا افسوسناک قتل

۱۳ مارچ کی رات کو انڈیا ایسوسی ایشن کے جلسہ میں جو کیکسٹن ہال لنڈن میں زیر صدارت لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند ہو رہا تھا ایک غیر مسلم ہندوستانی نے بے تحاشا گولیاں چلا کر جس سفاکانہ فعل کا ارتکاب کیا ہے۔ اور جس کے نتیجہ میں سر مائیکل اڈوائر سابق گورنر پنجاب قتل ہو گئے۔ اور لارڈ زٹلینڈ۔ سر لوئیس ڈین سابق گورنر پنجاب اور لارڈ لیمنگٹن سابق گورنر بمبئی زخمی ہو گئے اس کی مذمت کرنا ہر شریف انسان اپنا اخلاقی فرض سمجھے گا۔ اور اسے اعتراف کرنا پڑے گا۔ کہ حملہ آور نے نہ صرف انسانیت و شرافت پر بلکہ ہندوستان کے ماتھے پر ایک ایسا دھبہ لگایا ہے۔ جو مدت دراز تک نہ مٹ سکے گا۔ ہاں اس بارے میں یہ بات قابل اطمینان ہے۔ کہ ہندوستان کے تمام قابل ذکر حلقوں کی طرف سے اس واقعہ کی پُر زور مذمت کی گئی ہے۔ اور قاتل کے خلاف پُر زور الفاظ میں نفرت کا اظہار کیا گیا ہے۔

معلوم ایسا ہوتا ہے۔ کہ قاتل نے سوچی سمجھی ہوئی سکیم کے مطابق ایسے وقت میں حملہ کیا۔ جبکہ اپنے ظالمانہ ارادہ کو عمل میں لانے کے لئے اسے زیادہ سے زیادہ موقع مل سکا۔ اس نے سفاکی کا مظاہرہ کرنے میں کوئی کمی نہ کی۔ اور ایک ایسے وجود کے قتل کا موجب بنا۔ جسے سمجھنے میں گو کئی لوگوں نے ٹھوکر کھائی ہے۔ لیکن وہ بہت سی خوبیوں کا مالک تھا۔

سر مائیکل اڈوائر ۱۸۸۵ء میں آئی سی ایس میں داخل ہوئے۔ جبکہ ان کی عمر ۲۱ سال تھی۔ اور ڈائرکٹر آف لینڈ ریکارڈ پنجاب مقرر ہوئے۔ ۱۸۹۶ء میں الور اور بھرت پور کی ریاستوں کے بندوبست افسر مقرر ہوئے ۱۸۹۷ء میں ریونیو کمشنر صوبہ سرحد۔ اور پھر قائم مقام چیف کمشنر رہے۔ ۱۹۰۸ء میں ایجنٹ گورنر جنرل ریاست ہائے متوسط مقرر ہوئے آخر میں ۱۹۱۳ء سے ۱۹۱۹ء تک لفٹنٹ گورنر پنجاب رہے۔

چونکہ ہندوستان میں ایک لمبا عرصہ ذمہ وار عہدوں پر کام کرنے کی وجہ سے سر اڈوائر اس نتیجہ پر پہنچ چکے تھے۔ کہ مسلمان بے حد مظلوم ہیں۔ اور حتے الامکان ان کو ظلم اور ناانصافی سے بچانے کے لئے کوشاں رہتے تھے۔ اس وجہ سے غیر مسلموں کی نظر میں خار کی طرح کھٹکتے تھے اور وہ طرح طرح سے انہیں بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہتے تھے سر اڈوائر جنگ عظیم کے زمانہ میں پنجاب کے گورنر تھے۔ اور چاہتے تھے۔ کہ پنجاب جنگی امداد کے متعلق اپنی روایات قائم رکھے چنانچہ پنجاب نے نہایت شاندار امداد دی۔ سر اڈوائر کے مخالفین نے ان پر یہ الزام لگایا۔ کہ انہوں نے لوگوں کو تشدد اور جبر سے بھرتی ہونے کے لئے مجبور کیا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ نہ صرف ان کا یہ منشا نہ تھا۔ بلکہ جس واقعہ کی بھی انہیں اطلاع پہونچی۔ اس پر انہوں نے سختی سے نوٹس لیا۔

آخر جب جنگ کے ختم ہونے کے بعد ملک میں شورش پیدا ہوئی۔ اور پنجاب میں اس نے نہایت خطرناک صورت اختیار کر لی۔ تو اس وقت مسلمانوں کا بھی ایک حصہ اس رَو میں بہ گیا۔ اور اس وقت انہوں نے بھی اپنے خیر خواہ اور ہمدرد سر مائیکل اڈوائر کو بدنام کرنے میں حصہ لیا۔ اس کا اثر سر اڈوائر کے دل پر قدرتاً بہت گہرا پڑا۔ لیکن باوجود اس کے وہ مسلمانوں کے خیر خواہ رہے۔ اور جیسا کہ آنریبل چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے ان کی وفات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ وہ ایک مہربان اور مخلص دوست تھے۔

سر مائیکل اڈوائر کے قتل کا واقعہ اگرچہ ان کے ہندوستان سے چلے جانے کے کئی سال بعد رونما ہوا ہے۔ تاہم یہ خیال کرنا کوئی بے جا نہیں۔ کہ اس کا تعلق اس منافرت سے ہے۔ جو ہندوستان کے عاقبت نااندیش طبقہ نے سر اڈوائر کے متعلق عام لوگوں میں پیدا کی اور جسے ابھی تک جاری رکھا گیا۔ حتیٰ کہ اب جبکہ وہ ایک سفاک کی گولی کا نشانہ بن چکے ہیں۔ ایک غیر مسلم اخبار نے لکھا ہے۔ "سر مائیکل اڈوائر ہندوستان کے بدترین دشمنوں میں سے تھے۔ انہوں نے پنجابیوں پر جس قدر سختی کی۔ کوئی اور کیا کرے گا"۔ اس رنگ کی اشتعال انگیزی نے ہندوستان کو بے حد نقصان پہونچایا ہے۔ اور نہ معلوم اور کس قدر پہونچائے گی۔

جماعت احمدیہ کے ساتھ سر مائیکل اڈوائر کے تعلقات ہمیشہ نہایت خوشگوار رہے اور اس کے بے غرض جذبۂ وفاداری اور قانون کی پابندی کو بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے ذاتی طور پر تعارف رکھتے تھے۔ اور ہندوستان سے چلے جانے کے بعد بھی اس تعلق کو انہوں نے قائم رکھا۔ بلکہ پہلے سے زیادہ استوار کر لیا۔ ہم جماعت احمدیہ کی طرف سے ان کے خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ امان ۱۳۱۹ہش۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق سات بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ خطبہ جمعہ حضور نے پڑھا جس میں جماعت کو سچائی پر ہر حالت میں کاربند رہنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت علیل ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔

حاجی غلام احمد صاحب کریام والے جو ایک مخلص صحابی ہیں سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

حقیقی انقلاب

نبض میں بیمار کی پھر اضطراب آ ہی گیا
موج کی آغوش لرزاں میں حباب آ ہی گیا

کر دیا تھا خشک اگرچہ آتش طاغوت نے
آبجوئے زیست میں پھر تازہ آب آ ہی گیا

برق خاطف لیگئی جن کی بصارت چھین کر
انکی آنکھوں میں بھی نور آفتاب آ ہی گیا

ابن مریم تھا ید بیضا کی اک روشن کرن
ملت بیضا میں بھی اس کا جواب آ ہی گیا

چشم ساقی کا فسوں تو دیکھنا اے میکشو
پھر تڑپ کر دور میں جام شراب آ ہی گیا

منتظر جس کے رہے علامہ اقبال سے
وہ نہ گو سمجھے مگر وہ انقلاب آ ہی گیا

دیکھتے آتے تھے اے تنویر اہل دل جسے
دام میں تعبیر کے آخر وہ خواب آ ہی گیا

(شیخ) روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔ از سیالکوٹ

ڈیرہ غازیخاں میں مقدمہ تنسیخ نکاح

ڈیرہ غازیخاں ۱۳ امان (بذریعہ ڈاک) مقدمہ تنسیخ نکاح میں جو غیر احمدیوں کی طرف سے دائر ہے۔ ۹ مارچ سے بارہ مارچ تک پیشی ہوئی۔ ۹ اور ۱۱ مارچ کو مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل پر جرح ہوتی رہی۔ ۱۲ مارچ کو مدعا علیہ نے جو ایک دیہاتی احمدی ہے اپنا بیان دیا جس میں بتایا کہ میں بارہ تیرہ سال سے احمدی ہوں۔ اور میرے یہ عقائد ہیں۔

اس بیان پر ہماری طرف سے شہادت ختم ہو گئی۔ اور عدالت نے چاہا۔ کہ کل ہی بحث ہو جائے۔ لیکن مدعیہ کی طرف سے کہا گیا۔ کہ ہم ابھی تیار نہیں۔ ہم وکیل باہر سے لائیں گے۔ اس لئے بحث کے لئے ۹ تا ۱۱ اپریل ۱۹۴۰ء کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔ سنا گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ کے بیان کے بعد مخالف فریق اسے طمع وغیرہ دے کر حنفی ظاہر کرانا چاہتا ہے۔ اس کی بیوی کو ڈیرہ غازیخان میں لاکر اس سے ملایا گیا ہے۔

اس دفعہ مقدمہ کی پیروی کرنے میں ملک عبدالرحمن صاحب خادم پلیڈر گجرات بھی شامل تھے۔ ملک عزیز محمد صاحب ہماری طرف سے پہلے ہی وکیل ہیں۔ خاکسار ابوالعطاء از ڈیرہ غازیخاں

سر مائیکل اوڈوائر کے حادثہ قتل پر

جماعت احمدیہ قادیان کا جلسہ

قادیان ۱۵ امان ۱۳۱۹ہش۔ آج بعد نماز جمعہ مسجد اقصیٰ میں جماعت احمدیہ قادیان کا ایک غیر معمولی جلسہ زیر صدارت جناب سید زین العابدین صاحب ناظر امور عامہ منعقد ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن مجید کے بعد خان بہادر چودھری ابوالہاشم خان صاحب ایم۔ اے ریٹائرڈ انسپکٹر آف مدارس بنگال نے سر مائیکل اوڈوائر کے حادثہ قتل کا ذکر کرتے ہوئے افسوس کا اظہار کیا۔ پھر حضرت میر محمد اسحاق صاحب نے اسلامی تعلیم کو پیش کرتے ہوئے بتایا۔ کہ اگر افراد کو دوسروں پر حملہ کرنے کی اجازت ہو تو دنیا کا امن قائم نہیں رہ سکتا۔

آخر پر ناظر صاحب امور عامہ نے سر اوڈوائر کے حادثہ قتل کے متعلق موثر پیرایہ میں اظہار افسوس کیا۔ سر مائیکل اوڈوائر کے جماعت احمدیہ کے ساتھ تعلقات بیان کئے۔ آخر پر تمام حاضرین نے جذبات رنج و افسوس کے ساتھ یہ قرارداد پاس کی۔ کہ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے گورنر صاحب پنجاب اور ہز ایکسی لنسی وائسرائے ہند کی خدمت میں سر مائیکل اوڈوائر سابق لفٹیننٹ گورنر پنجاب کے حادثہ قتل پر افسوس کا تار بھیجا جائے۔ اور درخواست کی جائے کہ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے سر مائیکل اوڈوائر کے پسماندگان اور لارڈ زٹلینڈ وزیر ہند لارڈ لیمنگٹن سابق گورنر بمبئی اور سر لوئی ڈین سابق لفٹیننٹ گورنر پنجاب کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا جائے۔

جماعت احمدیہ ایسے بزدلانہ حملوں پر نہ صرف غایت درجہ نفرت و حقارت کا اظہار کرتی ہے بلکہ شرم محسوس کرتی ہے۔ کہ اس قابل نفرین اور ذلیل فعل کا ارتکاب ایک ہندوستانی نے کیا ہے۔ دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔

نمائندگان مجلس مشاورت سے

نظارت امور عامہ کا ایک ضروری مطالبہ

نظارت امور عامہ کی طرف سے مقامی جماعتوں کے لئے بار بار اعلان کیا جا چکا ہے۔ کہ وہ مردم شماری اور ووٹرز کی فہرستیں بڑی احتیاط سے تیار کریں۔ اور اپنے ووٹرز کے نام پوری صحت و ضبط کے ساتھ درج کرانے کا اہتمام کریں۔ اس بارے میں تمام جماعتوں کو ضروری فارم اور ہدایات بھی بھجوا دی گئی ہیں۔ مجلس مشاورت کے موقعہ پر نمائندگان مہربانی کر کے اپنی اپنی جماعت کی مردم شماری کے اعداد و شمار اور ان ووٹرز کی فہرستیں ساتھ لیتے آئیں۔ جن کے نام درج کرائے جا چکے ہیں۔

اس بارے میں انشاء اللہ تعالےٰ میں انہیں مجلس مشاورت کے موقعہ پر مزید ہدایات دوں گا۔

(ناظر امور عامہ قادیان)

مسئلہ وفاتِ مسیح علیہ السلام اور جماعت احمدیہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی ایک نئی دلیل

از حضرت سید محمد اسحاق صاحب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعویٰ مسیحیت کے بعد اُٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے۔ خلوت میں اور جلوت میں تحریراً اور تقریراً۔ غرض ہر طرح اور ہر وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ثابت کرنے کے لئے قرآن مجید حدیث شریف اجماعِ صحابہ اور اکابر اُمت کی رائیں پیش فرما کر اس مسئلہ کو ایسا واضح کیا۔ کہ جس سے بڑھ کر وضاحت ممکن نہیں۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو ایسی میٹھی نیند سلا دیا ہے کہ اب اگر ساری دُنیا کے مولوی مل کر لاکھ شور مچائیں۔ اور سرہانے کھڑے ہو کر ہزار دف بھی بجائیں۔ تو بھی حضرت عیسےٰ علیہ السلام انشاء اللہ قیامت سے پہلے آنکھ تک نہ کھولیں گے۔ کیونکہ ؎

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخلِ جنت ہوا وہ محترم

مسئلہ وفاتِ مسیح کی اہمیت

حضورؑ نے اس مسئلہ پر اتنا زور کیوں دیا؟ اس لئے کہ موسوی مسیح کی موت میں محمدی دین کی زندگی اور موسوی مسیح کی زندگی میں محمدی دین کی موت ہے۔ مثلاً آج اگر ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمان یہ عقیدہ تسلیم کر لیں۔ کہ عیسائیوں کا خُدا زندہ نہیں۔ بلکہ فوت ہو چکا ہے اور اب اس نے آسمان سے نہیں اترنا اور آنے والا موسوی نہیں۔ بلکہ محمدی ہے تو کس مونہہ سے کوئی عیسائی کسی مسلمان سے یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ مسیح خدا تھا۔ کیا وُہ جو انیس سو سال سے ملک کشمیر کے شہر سری نگر کے محلہ خانیار میں ایسا ساکت و صامت سو رہا ہے کہ کروٹ بھی نہیں بدلتا۔ وُہ ہمارا خالق۔ اور مالک اور رازق و دستگیر ہو سکتا ہے؟ اور کیا مسیح کو مُردہ مان کر پھر اس کے نام کی منادی کے لئے گرجوں میں گھنٹے بجائے جا سکتے ہیں؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔

پس محمدی مسیح نے موسوی مسیح کو وفات دے کر اسلام کو یقیناً زندہ کر دیا ہے۔ مگر افسوس ہے۔ کہ ہم لوگ جو محمدی مسیح کے خادم ہیں۔ اپنے علم کلام کے میدان میں ختم نبوت۔ کفر و اسلام۔ محمدی بیگم اور ثناء اللہ کے فیصلہ وغیرہ مسائل میں اُلجھ گئے ہیں۔ اور بجائے غیر احمدیوں پر حملہ کرنے کے صرف ان کے حملوں کے جواب کے لئے وقف ہو چکے ہیں اور اسی وجہ سے ہمیں ابھی متوقع کامیابی حاصل نہیں ہُوئی۔ کیونکہ کوئی فوج محض ڈیفنس میں مشغول رہ کر کامیابی کا مونہہ نہیں دیکھ سکتی۔ اس لئے کہ دُشمن کا ملک محض ڈیفنس یعنی مدافعت سے نہیں۔ بلکہ اوفنس یعنی جارحانہ اقدام سے فتح ہُوا کرتا ہے۔ حضور علیہ السلام نے مدینہ پر حملوں کے دفاع سے مکہ فتح نہیں کیا۔ بلکہ مکہ پر دس ہزار قدوسیوں کی فوج کشی کر کے اسے حاصل کیا۔

پس اگر ہم اپنی طاقت غیر احمدیوں کے اعتراضوں کے جواب دینے میں خرچ کریں گے۔ تو زیادہ سے زیادہ ان کے حملہ کو ناکام بنا دیں گے۔ لیکن وفاتِ مسیح پر زور دینا دفاع نہیں۔ بلکہ جارحانہ اقدام ہے۔ جس کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ دُشمن کا ایک بہت مضبوط۔ اور اہم قلعہ فتح ہو جائے گا۔ اور یہی حکمت ہے۔ جس کی وجہ سے خدا کا فاتح جرنیل ہمیشہ اسی مسئلہ پر زور دے کر حملہ آور کی صورت میں کام کرتا رہا۔ اور اسی وجہ سے اسے غیر متوقع کامیابی حاصل ہُوئی۔ ہمارے بہت سے انگریزی خوان دوست جو عربی خوان طبقہ اور مساجد کے دائرہ اور عربی درسگاہوں کے احاطہ اور عوام کی چاردیواری سے باہر ہوتے ہیں۔ کہہ دیتے ہیں۔ کہ اب کون حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ سمجھتا ہے؟ یہ ان کی غلطی ہے۔ کیونکہ اصل بات یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے آٹھ کروڑ مسلمانوں میں سے بمشکل بیس لاکھ ایسے اشخاص ہوں گے۔ جو انگریزی تمدن اور نئی تہذیب۔ اور خیالات کی آزادی کے حامل ہوں گے۔ انہیں چھوڑ کر باقی قریباً تمام لوگ بالواسطہ یا بلاواسطہ عالموں سجادہ نشینوں اور پُرانے خیالات والے امراء کے زیر اثر ہیں۔ اس لئے بحث و مباحثہ میں یہ جواب سُن کر ہمیں کیا؟ مسیح فوت ہو۔ یا زندہ۔ ہمیں تو مرزا صاحب کی صداقت سے غرض ہے ہمارے مبلغین سمجھتے ہیں۔ کہ اب اس میدان میں دُشمن کا تعاقب نہیں کرنا چاہیئے مگر یہ ان کی غلطی ہے۔ ہمیں کبھی وفاتِ مسیح کے مسئلہ کو نظر انداز نہ کرنا چاہیئے اور یہ مسئلہ ہمارا حملہ ہے دُشمن پر اور حملہ میں کامیابی کا ایک نتیجہ یہ ہُوا کرتا ہے۔ کہ دُشمن میں کسی بات کے لئے بھی تاب مقابلہ نہیں رہتی۔ اس لئے وُہ اور باتوں میں بھی ہمت ہار جاتا ہے۔ اور وہی مسائل نبوت اور کفر و اسلام وغیرہ وغیرہ سب ایسے بھول جاتے ہیں۔ جیسا کہ ایک گواہ جب کسی قابل وکیل کی زبردست جرح سے گڑبڑا جاتا ہے تو آخر تک اس کی گواہی پریشان باتوں کا مجموعہ بن جاتی ہے۔ اور پھر وُہ کسی مرحلہ پر بھی سنبھل نہیں سکتا۔

پس جب کبھی گفتگو ہو۔ ہمیں اس مسئلہ کو پیش کرنا چاہیئے۔ اور اگر دُشمن کہے کہ ہمیں اس مسئلہ سے کیا واسطہ کہ مسیح زندہ ہے۔ یا مردہ؟ تو اُسے کہو۔ تمہیں کیوں واسطہ نہیں؟ ہے اور ضرور ہے۔ کیونکہ اگر وُہ زندہ ہے۔ اور آسمان پر ہے۔ تو مرزا صاحب جھوٹے۔ اور ہم کسی زمین میں پیدا ہونے والے مسیح کو مان نہیں سکتے۔ بلکہ ہم اسی کو مانیں گے۔ جو ہمیں دوپہر کے وقت دمشق کے سفید منارہ کی چوٹی پر خُدا سے جبریل۔ مگر قریب سے پُورا انسان بن کر دو زرد چادریں پہن کر دو فرشتوں کے کندھوں پر سہارا دیتا ہُوا۔ آہستہ آہستہ اترے گا۔ لیکن اگر وُہ فوت ہو گیا ہے۔ تو یقیناً یاد رکھو۔ کہ حدیثوں کے مطابق آنے والا مسیح بھی اسی محمدی اُمت کا ایک فرد ہے۔ اور وُہ مرزا صاحب ہی ہیں۔ کیونکہ وہی اکیلے اس منصب کے مدعی ہیں چاہے قبول کرو۔ چاہے رد کر دو۔

پس اس مسئلہ پر گفتگو کرو۔ اور ضرور کرو۔ اور مخالف ہزار پیچھا چھڑائے مگر گھیر گھار کر اسے اسی رکھ میں لے آؤ۔

وفاتِ مسیح ثابت کرنے کے فوائد

میں سچ کہتا ہُوں۔ کہ اس بحث میں بہت سے فوائد ہیں۔ مگر کم سے کم ایک یقینی فائدہ یہ ہے۔ کہ ایک مخالف عالم جو قرآن اور حدیث کی تمام باتوں پر ایمان رکھنے کا مدعی ہے۔ جب وفاتِ مسیح کا قائل ہو جائے۔ تو دل میں طبعاً پہلا سوال اسے یہی پیدا ہوگا۔ کہ جب موسوی مسیح مر چکا ہے۔ کیونکہ ؎

مار تا ہے اس کو فرقاں سربسر
اُس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر

تو صحیح حدیثوں میں تواتر کے ساتھ جس مسیح کے آنے کی اس اُمت کو خوشخبری دی گئی ہے۔ وُہ ہو نہ ہو۔ اسی اُمت کا ایک فرد یعنی محمدی مسیح ہوگا۔ اور پھر چونکہ میرے آقا کے سوا اُسے کوئی مدعی نظر نہ آئے گا۔ اس لئے تھوڑی سی جدوجہد کے بعد وُہ بھی میری طرح میرے آقا کا غلام بن جائے گا۔ لیکن جو عالم اپنے قلعہ میں محفوظ بیٹھا ہو۔ اور ہم اس پر حملہ آور نہ ہوں۔ بلکہ وُہ دُور سے ہمارے قلعہ پر ختم نبوت اور کفر و اسلام وغیرہ وغیرہ مسائل کے ذریعہ حملہ آور ہو۔ اور ہماری پوزیشن صرف مدافعانہ ہو۔ تو ہمارے جوابات خواہ کس قدر مضبوط ہی کیوں نہ ہوں زیادہ سے زیادہ یہ کام کریں گے۔ کہ ہمارا قلعہ وُہ فتح نہ کر سکے گا۔ اور بس۔ اور گو اس کا بھی بہت اچھا اثر ہوگا۔ مگر علم النفس اسی کی طرف ہمیں راہ نمائی کرتا ہے۔

کہ روکے ہوئے حملہ آور کو وہ ضعف لاحق نہیں ہوتا۔ جو بیدان سے بھاگے ہوئے مغلوب کو پہونچ سکتا ہے۔ اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حضور کے پیچھے متبعین کا فرض ہے۔ کہ وہ حضور جیسے عزم کے ساتھ اس مسئلہ کو مضبوطی سے پکڑلیں۔ اور ہر مسلمان کو وفات مسیح کے مسئلہ سے آگاہ کریں۔ اور حیات مسیح کے غلط مسئلہ سے منحرف کرنے کی کوشش کریں۔ ذیل میں یہ خاکسار جو حضرت مسیح علیہ السلام کی فوج کے ادنے سے ادنیٰ سپاہی کا کفش بردار ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی ایک نئی دلیل پیش کرتا ہے جو ابھی تک میرے علم میں ہمارے علم کلام میں استعمال نہیں کی گئی۔

تمہیدی نوٹ

اس دلیل کے متعلق پہلے ایک تمہیدی نوٹ لکھوں گا۔ پھر اصل دلیل درج کروں گا۔ وہ نوٹ یہ ہے کہ غیر احمدیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت سے قبل دو دفعہ دنیا میں رہائش رکھیں گے جن میں سے ایک رہائش تو وہ آج سے انیس سو چالیس برس پیشتر دنیا میں رکھ چکے ہیں۔ جبکہ وہ ملک شام میں حضرت مریم علیہا السلام کے بطن مبارک سے پیدا ہوئے۔ اور ۳۳ سال یا کم وبیش دنیا میں رہ کر زندہ دوسرے آسمان پر چلے گئے۔ اور دوسری رہائش ابھی ان کی باقی ہے۔ جبکہ وہ کچھ عرصہ کے بعد آسمان سے اتریں گے۔ اور چالیس برس تک دنیا میں حکومت کریں گے۔ اور پھر فوت ہو جائیں گے۔ اور پھر قیامت کے دن باقی مردوں کی طرح دوبارہ زندہ ہو کر خدا کے حضور پیش ہوں گے۔ غرض غیر احمدیوں کے نزدیک دنیا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دو زندگیاں ہیں۔ جن میں سے ایک زندگی گزر چکی ہے۔ اور دوسری ابھی آنے والی ہے۔ اب میں دونوں زندگیوں کے متعلق وہ انعام الٰہی لکھتا ہوں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر خدا کی طرف سے غیر احمدیوں کے نزدیک خدا تعالےٰ کی طرف سے ہونے یا ہوتے والے ہیں۔

پہلی زندگی کے انعام

(۱) روح القدس کی تائید (۲) مہد اور کہولت میں کلام (۳) علم کتابت (۴) حکمت (۵) علم تورات وانجیل (۶) خلق طیور (۷) اکمہ اور ابرص کی شفایابی (۸) احیاء موتے

دوسری زندگی کے انعام

(۱) ساری دنیا کی چالیس سال الحکومت (۲) قتل دجال (۳) قتل یاجوج وماجوج (۴) مال کی اس قدر کثرت کہ کوئی لینے کے لئے تیار نہ ہوگا۔ (۵) تمام یہود و نصاریٰ کا آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہو جانا (۶) زمین کا عدل وانصاف سے بھر جانا (۷) زمین میں اتنی زرخیزی کہ ایک انار کے عرق سے ایک خاندان سیراب ہو جائے گا۔ (۸) وفات پاکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں دفن ہونا۔

دونوں زندگیوں کے انعامات میں امتیاز

یہ ہیں وہ انعام جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ان کی پہلی اور دوسری زندگی میں ہوں گے۔ اب ان انعامات پر غور کریں تو صاف معلوم ہوتا ہے۔ کہ مسیح کی دوسری زندگی کے انعامات پہلی زندگی کے انعامات سے زیادہ عظمت وشان والے ہیں۔ مثلاً پہلی زندگی میں ساری عمر غیروں کے ماتحت رہے لیکن دوسری زندگی میں وہ بادشاہ ہونگے پہلی زندگی میں یہودیوں نے انہیں قتل کرنا چاہا۔ اور بمشکل بھاگ کر جان بچائی مگر دوسری زندگی میں دجال سا سرکش اور یاجوج ماجوج سے مفسد اور طاقتوروں کو وہ قتل کرے گا۔ پہلی زندگی میں چند افراد ان کے ہاتھ پہ ایمان ہوئے۔ مگر دوسری زندگی میں دنیا کا ہر شخص ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوگا۔ پہلی زندگی میں وہ غریب اور بے زر تھے۔ مگر دوسری زندگی میں وہ اتنا روپیہ تقسیم کریں گے کہ کوئی شخص بھی روئے زمین پر غریب نہ رہیگا پہلی زندگی میں وہ حالت عسرت سے گزارہ کرتے تھے مگر دوسری زندگی میں ان کی برکت سے ایک انار سے ایک خاندان سیراب ہوگا۔ غرض دوسری زندگی کے انعاموں کے مقابلہ میں پہلی زندگی کے انعامات ہیچ نظر آتے ہیں۔ اس کے بعد میں ناظرین سے یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی یہ دونوں زندگیاں قیامت کے دن سے قبل ختم ہو چکی ہوں گی کیونکہ ایک تو ختم ہو چکی ہے۔ اور دوسری بھی شروع ہو کر چالیس سال تک رہے گی اور پھر حضرت عیسےٰ فوت ہو کر (معاذ اللہ) آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر میں دفن ہوں گے۔ اور پھر معلوم نہیں کہ کتنے عرصہ کے بعد قیامت آئے۔ غرض قیامت کے دن یہ دونوں زندگیاں ضرور ختم ہو چکی ہوں گی۔ پہلی بھی اور دوسری بھی۔ اس تمہید کے بعد اب میں سورہ مائدہ کا ایک رکوع معہ ترجمہ کے درج ذیل کرتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے۔

آیاتِ قرآنی

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ الرُّسُلَ فَيَقُوْلُ

جس دن جمع کریگا اللہ تمام رسولوں کو پھر پوچھے گا

مَاذَآ اُجِبْتُمْ ۭ قَالُوْا لَا عِلْمَ لَنَا

تمہیں کن دعوات کی بنا پر قبول کیا گیا تو وہ کہیں گے ہمیں کوئی علم نہیں

اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ

یقیناً تو ہی پوشیدہ امور کو جاننے والا ہے

اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ

جب فرمائے گا اللہ کہ اے مریم کے بیٹے عیسیٰ

اذْكُرْ نِعْمَتِيْ عَلَيْكَ وَعَلٰي وَالِدَتِكَ

یاد کر میرے وہ انعامات جو میں نے تجھ پر اور تیری ماں پر کئے

اِذْ اَيَّدْتُّكَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ

جبکہ میں نے تیری تائید روح القدس کے ذریعہ کی

تُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا

تو کلام کرتا تھا لوگوں سے جھولے میں اور بڑی عمر کا ہو کر

وَاِذْ عَلَّمْتُكَ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

اور جب میں نے تجھے لکھنا سکھایا اور حکمت

وَالتَّوْرٰىةَ وَالْاِنْجِيْلَ ۚ وَاِذْ تَخْلُقُ

اور تورات اور انجیل۔ اور جب تو بناتا تھا

مِنَ الطِّيْنِ كَهَيْــــَٔــةِ الطَّيْرِ

مٹی سے پرندے کی شکل

بِاِذْنِيْ فَتَنْفُخُ فِيْهَا فَتَكُوْنُ طَيْرًۢا

میرے حکم سے پھر تو اس میں پھونک مارتا تو وہ اڑنے لگ جاتا

بِاِذْنِيْ وَتُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ

میرے حکم سے اور تو اندھوں اور برص والوں کو چنگا کرتا تھا

بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ تُخْرِجُ الْمَوْتٰى

میرے حکم سے اور جب تو نکالتا تھا مُردے

بِاِذْنِيْ ۚ وَاِذْ كَفَفْتُ بَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ

میرے حکم سے۔ اور جب میں نے روک لیا بنی اسرائیل کو

عَنْكَ اِذْ جِئْتَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ

تجھ سے جب تو ان کے پاس کھلے کھلے دلائل لایا

فَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ

اس پر ان میں سے کافروں نے کہا

اِنْ هٰذَآ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ

کہ یہ سراسر کھلا کھلا جادو ہے

وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيّٖنَ

اور جب میں نے وحی کی حواریوں کیطرف

اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ

کہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ

قَالُوْٓا اٰمَنَّا وَاشْهَدْ بِاَنَّنَا

انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور اے اللہ گواہ رہ کہ ہم

مُسْلِمُوْنَ ۝

(مائدہ رکوع ۱۵)

فرمانبردار ہیں۔

آیات سے استدلال

ان آیات کے مطالعہ سے کیا معلوم ہوا ؟ یہ کہ قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ فرمائے گا۔ کہ

اے عیسےٰ تو وہ انعامات یاد کر جو میں نے تجھ پر اور تیری والدہ پر کئے۔ چونکہ مخاطب حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہیں۔ اس لئے وہ انعامات جو خود حضرت عیسیٰ پر ہوئے تھے گنانے شروع کئے۔ اب یہ دن جبکہ اللہ تعالےٰ مسیح سے کہے گا۔ کہ تو میرے انعام یاد کر۔ قیامت کا دن ہوگا۔ جیسا کہ رکوع کے شروع میں یوم یجمع اللہ الرسل کے الفاظ صاف بتاتے ہیں کہ یہ گفتگو اس روز ہوگی۔ جس روز اگلے پچھلے سب نبی ایک جگہ جمع ہوں گے۔ اور وہ سوائے قیامت کے اور کوئی دن نہیں ہو سکتا۔ اور یہ امر ہمارے مخالف مسلمانوں کو بھی مسلم ہے کہ اس دن مسیح کی دونوں زندگیاں ختم ہو چکی ہونگی پہلی بھی اور دوسری بھی۔ پس اگر اللہ تعالےٰ نے قیامت کے دن حضرت مسیح کو اپنے انعامات گنائے۔ تو چونکہ بقول غیر احمدیوں کے قیامت سے قبل حضرت مسیح کی دو الگ الگ زندگیاں تھیں۔ اور دونوں میں ان پر انعامات ہوئے تھے۔ اس لئے نہایت ضروری تھا کہ قیامت کے دن خدا تعالےٰ حضرت مسیح کی دونوں زندگیوں کے انعامات انہیں گنواتے۔ نہ کہ صرف ایک زندگی کے کیونکہ جب انعام گنوانے سے قبل دونوں زندگیاں گذر چکی ہیں۔ اور دونوں میں انعام ہو چکے ہیں۔ تو کیا وجہ ہے کہ صرف پہلی زندگی کے انعامات گنوائے جائیں اور دوسری زندگی کے چھوڑ دیے جائیں۔ یا صرف دوسری زندگی کے انعام شمار کئے جائیں۔ اور پہلی زندگی کے انعامات ترک کر دیئے جائیں۔ لیکن عجیب بات ہے کہ قیامت کے دن جب اللہ تعالےٰ حضرت مسیح کو اپنے انعام گنواتا ہے۔ تو وہ سب کے سب پہلی زندگی کے انعامات گنواتا ہے۔ اور دوسری زندگی کے انعاموں میں سے کوئی ایک انعام بھی خدا تعالےٰ قیامت کے دن مسیح کو نہیں جتلاتا۔ حالانکہ دوسری زندگی کے انعام پہلی زندگی کے انعامات سے زیادہ اعلیٰ زیادہ افضل اور زیادہ عالمگیر ہیں۔

پس اے میرے مسلمان بھائیو! خدا تمہیں تدبر کی توفیق دے۔ قرآن مجید کے اس رکوع کو غور سے پڑھو کہ یہ خدا کا وہ مکالمہ ہے۔ جو قیامت کو ہوگا۔ جبکہ حضرت مسیحؑ کی دونوں زندگیاں ختم ہو چکی ہوں گی۔ اس مکالمہ میں خدا تعالےٰ حضرت مسیحؑ کو اپنے جسقدر انعام جتاتا ہے۔ وہ سب ان کی پہلی زندگی کے ہیں۔ مگر دوسری زندگی کے انعامات میں سے ایک انعام بھی نہیں جتاتا۔ حالانکہ وہ انعام پہلی زندگی کے انعاموں سے لاکھ درجہ بڑھ کر ہیں۔ اس کی کیا وجہ؟ یہی کہ خدا تعالےٰ کے علم میں حضرت مسیحؑ کی صرف ایک ہی زندگی تھی۔ جو کہ آج سے انیس سو چالیس قبل گذر چکی ورنہ اے میرے پیارے بھولے بھالے بھائیو! اگر تمہارے عقیدہ کے مطابق واقعہ میں اس کی ایک دوسری زندگی بھی ہوتی۔ اور اس میں نہایت عظیم الشان انعام بھی ہو چکے ہوتے اور وہ زندگی انعام گنانے کے دن سے قبل گذر چکی ہوتی۔ اور اس زندگی کے انعام پہلی زندگی کے انعاموں سے زیادہ اعلیٰ ہوتے۔ تو کیوں خدا تعالےٰ اس زندگی کے انعامات شمار نہ کرواتا۔ اور جس طرح وہ پہلی زندگی کے آٹھ انعام گنواتا ہے۔ حالانکہ وہ چھوٹے انعام ہیں۔ کیوں نہیں دوسری زندگی کے آٹھ انعام بھی گنواتا۔ جب کہ وہ بہت بڑے انعام ہیں۔ بھائیو! دیکھو یہ تو خدا حضرت مسیحؑ سے کہتا ہے کہ وَاِذْ کَفَفْتُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ عَنْکَ۔ یعنی اے مسیحؑ ہمارا یہ احسان یاد کر۔ کہ تجھے بنی اسرائیل قتل کرنے لگے تھے۔ مگر ہم نے تجھے قتل سے بچا لیا۔ مگر اس سے بڑا احسان نہیں گنواتا کہ وَاِذْ اَمْلَکْتُ الْاَرْضَ کُلَّھَا یعنی اے مسیح یاد کر کہ ہم نے تجھے ساری دنیا کا بادشاہ بنا دیا اسی طرح وہ کیوں نہیں کہتا۔ کہ وَاِذْ قَتَلْتَ الدَّجَّالَ یعنے دجال تیرے ہاتھ سے مارا گیا۔ وَاِذْ اَھْلَکْتَ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ یعنی تو نے یاجوج ماجوج کو ہلاک کیا۔ حالانکہ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّیْ لَا یَدَانِ لِاَحَدٍ لِقِتَالِھِمَا یعنی یہ دو قومیں ایسی تھیں۔ کہ کسی شخص کو دنیا میں یہ طاقت نہ تھی کہ ان سے لڑ سکے۔ وَاِذْ اَسْلَمَ عَلٰی یَدَیْکَ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی کُلُّھُمْ اَجْمَعُوْنَ یعنی یا تو پہلی زندگی میں تجھ پر گنتی کے چند شخص ایمان لائے تھے۔ اور یا دوسری زندگی میں دنیا بھر کے تمام یہود و نصاریٰ تیرے ہاتھ پر مسلمان ہو گئے۔ اور یہ ایسی خارق عادت کامیابی ہے۔ کہ کسی نبی کو حتےٰ کہ سید الانبیاء کو بھی حاصل نہیں ہوئی وَاِذْ اَخْرَجَتْ لَکَ الْاَرْضُ خَزَآئِنَھَا یعنی تیرے لئے زمین نے اپنے خزانے اگل دیئے۔ وَاِذْ اَنْفَقْتَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ فِی الْاَرْضِ مَنْ یَّقْبَلُھَا یعنی جبکہ تو نے اللہ کے راستہ میں اسقدر خیرات کی۔ کہ روئے زمین پر کوئی شخص صدقہ قبول کرنے والا باقی نہ رہا وَاِذْ اَخْصَبَتْ لَکَ الْاَرْضُ حَتّٰی اَخْرَجَتْ رُمَّانًا تَشْبَعُ مِنْہُ عَآئِلَۃٌ وَّاحِدَۃٌ اور تیری برکت سے زمین کی پیداوار میں ایسی برکت ہوئی۔ کہ ایک ایک انار سے ایک ایک خاندان سیر ہونے لگا وَاِذْ وَضَعْتَ الْجِزْیَۃَ یعنی جب کہ قابل جزیہ کوئی نہ رہا۔ بلکہ ساری دنیا مسلمان ہو گئی وَاِذْ ھَلَکَتِ الْمِلَلُ فِیْ زَمَنِکَ یعنی خاتم النبیین کے زمانہ میں تو صرف جزیرہ عرب مسلمان ہوا۔ مگر تیرے زمانہ میں اسلام کے سوا دنیا میں کوئی مذہب باقی نہ رہے گا۔ وَاِذْ تَزَوَّجْتَ وَوُلِدَ لَکَ الْاَوْلَادُ یعنے پہلی زندگی میں تو محض ایک درویش تھا مگر دوسری زندگی میں خدا نے تجھے بیوی اور بچے دیئے۔ اور تو صاحب خاندان ہوا۔ وَاِذْ مَلَکْتَ الْعَالَمَ اَرْبَعِیْنَ سَنَۃً

یعنی چالیس سال تک تو نے اس طرح سلطنت کی کہ دنیا کے کسی بر اعظم اور کسی ملک میں کوئی اور بادشاہ نہ تھا۔ بلکہ چالیس سال تک تو بلا شرکت غیرے ساری دنیا پر کوس لمن الملک بجاتا رہا۔ فَاِنْ مُتَّ فَمِنْ قِنْتَ فِیْ قَبْرِ خاتم النبیین یعنی ہمارا یہ انعام بھی یاد کر کہ جب تو فوت ہو کر سید الانبیاء کی قبر میں آپ کے پہلو بہ پہلو جا لیٹا۔

مگر کس قدر حیرانی کی بات اور کس قدر تعجب انگیز یہ امر ہے کہ قرآن مجید دوسری زندگی کا ایک انعام بھی نہیں گنتا تا یہ کیوں؟

دوسری زندگی کے انعامات کا کیوں ذکر نہیں کیا؟

سنو اور کان کھول کر سنو اور آنکھیں کھول کر دیکھو کہ خدا تعالے نے قیامت کے دن دوسری زندگی کے انعامات حالانکہ بقول تمہارے دوسری زندگی نہایت شان و شوکت نہایت کامیابی نہایت کروفر سے گذر چکی ہے۔ اس لئے نہیں گنتا تاکہ ہمارے علیم و خبیر خدا ہمارے علام الغیوب آقا کے علم میں مسیح کی دوسری زندگی آئی ہی نہیں اور مسیح ایک دفعہ دنیا میں آ رہ کر زندہ آسمان پر نہیں گیا بلکہ فیہا تحیون کے مطابق زمین پر زندہ رہا۔ اور فیہا تموتون کے موافق اسی زمین میں وفات پا کر سری نگر کے محلہ خانیار میں صور اسرافیل کے انتظار میں انیس سو سال سے لیٹا ہوا ہے۔ لیکن اگر حضرت عیسیٰ کی ایک اور زندگی بھی ہوتی اور اس میں انعام بھی مقدر ہوتے اور اس زندگی کے انعام پہلی زندگی کے انعاموں سے ہزار درجہ بڑھ کر ہوتے تو ہمارا علیم و خبیر خدا ہمارا حکیم آقا قیامت کے دن اپنے بندے مسیح کو اپنے انعام گناتے وقت وہ انعام بھی ضرور گناتا کیونکہ انعام یاد دلانے کی جو غرض اور حکمت ہے وہ بڑے انعاموں کے گنانے کے بغیر پوری نہیں ہوتی کیا ایک انسان جس نے زید کو ایک دفعہ ایک پیسہ اور دوسری دفعہ ایک ہزار روپیہ دیا ہو زید پر اپنے احسان گنانے لگے تو بجائے ہزار روپیہ کے صرف پیسے والا یعنی ایک پیسہ کا احسان یاد دلائے گا؟ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ وہ سب سے پہلے ایک ہزار روپیہ کا احسان یاد دلائے گا اسی طرح اگر حضرت عیسٰی دوسری دفعہ بھی دنیا میں تشریف لانے والے ہوتے اور دوسری تشریف آوری میں ان پر پہلی آمد سے زیادہ بڑے انعام مقدر ہوتے تو قیامت کے دن جب کہ دوسری آمد کے بڑے بڑے انعام ان پر وارد ہو چکے ہونگے خدا کبھی یہ نہ کرتا کہ صرف پہلی زندگی کے انعام گنواتا اور دوسری زندگی کے احسانات سے بالکل خاموش ہو جاتا یہ ہمارے علیم و خبیر اور حکیم مطلق خدا کی شان کے بالکل منافی ہے تعالیٰ اللہ عما یصفون پس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کی ایک یہ بھی دلیل ہے کہ سورہ مائدہ کے آخری رکوع سے قبل اللہ تعالے اپنے اس مکالمہ کا ذکر فرماتا ہے جو اس کا مسیح سے ہوگا یہ مکالمہ ان تمام انعامات سے بھرا پڑا ہے جو خدا نے مسیح پر کئے مگر یہ سب کے سب اس کی فلسطینی زندگی کے ہیں جو انیس سو سال قبل ختم ہو چکی ہے لیکن اگر حضرت عیسٰی کی کوئی اور زندگی بھی ہوتی تو اللہ تعالے اس کے انعامات بھی مسیح کو جتاتا یہ اس نے اسی لئے پسند نہیں کیا کہ اس کے علم میں مسیح کی صرف ایک ہی زندگی ہے دوسری نہیں اور جب ہمارے خدا کے علم میں مسیح کی صرف ایک ہی زندگی ہے تو ہم کیسے جاہل ہونگے کہ ہم اس کے لئے دو زندگیاں تجویز کریں رہا حدیثوں میں دجال یاجوج ماجوج کے قتل کا ذکر سو یہ سب انعام مسیح محمدی پر ہونے والے ہیں نہ کہ مسیح موسوی پر ورنہ سورہ مائدہ میں ان انعامات کا بھی ذکر ہوتا۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

مجلس خدام الاحمدیہ کی مالی امداد کیلئے اپیل

مجلس خدام الاحمدیہ کا کام خدا کے فضل و رحم سے روز بروز ترقی پذیر ہے۔ گذشتہ دو سالہ عرصہ کی کارگزاری کی تفصیلی رپورٹ طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔ جن احباب کی نظر سے یہ کتاب گذری ہے وہ اس مختصر سے عرصہ میں مجلس کی ترقی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر خدام الاحمدیہ کی خط و کتابت کی تفصیل پیش کی جاتی ہے سال اول میں اس کی تعداد حسب ذیل تھی۔

آمد مقامی	۲۱۸
روانگی "	۲۶۲
آمد بیرون	۳۹۵
روانگی "	۶۰۹

مگر اب بفضل اللہ تعالیٰ مجلس کا کام اس قدر بڑھ چکا ہے کہ اس کے مقابل میں گذشتہ دو ماہ (ماہ صلح و تبلیغ ۱۹ہش مطابق ماہ جنوری و فروری ۱۹۴۰ء) کی خط و کتابت کے اعداد و شمار حسب ذیل ہیں۔

آمد مقامی	۶۳۰
روانگی "	۹۰۲
آمد بیرون	۲۹۲
روانگی "	۴۶۴

اس ایک ہی مثال سے اس امر کا اندازہ کرنا دشوار نہیں کہ دفتر مرکزیہ کو جملہ امور کے لئے کس قدر اخراجات کا متحمل ہونا پڑتا ہے۔ ہم ان اصحاب کے نہایت ہی ممنون ہیں جو ہمیں وقتاً فوقتاً اپنے گراں قدر عطایا سے ممنون فرماتے رہتے ہیں جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب اور محترم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب مستقل طور پر پانچ روپے ماہوار عطا فرما رہے ہیں۔ ان کے علاوہ نواب اکبر یار جنگ بہادر اور نواب چوہدری محمد دین صاحب بھی وقتاً فوقتاً ہماری مدد فرماتے رہے ہیں مجلس خدام الاحمدیہ ان بزرگوں اور ان کے علاوہ ان تمام اصحاب کا شکریہ ادا کرتی ہے جو مجلس کی امداد فرماتے رہتے ہیں۔ اس امر کا اظہار بھی ضروری ہے کہ موجودہ عطایا مجلس کے اخراجات کے لئے کافی نہیں۔ اس لئے وہ احباب جو احمدی نوجوانوں کی اس اہم اور مفید تنظیم کی امداد فرمائیں مجلس ان کا بے حد ممنون ہوگی۔ حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالے کئی دفعہ خدام الاحمدیہ کی مالی اعانت کی تحریک فرما چکے ہیں۔ چنانچہ حضور فرماتے ہیں:۔

"اس جماعت کی مالی امداد کرنا بھی ایک ثواب کا کام ہے اور جن کو اللہ تعالے نے توفیق دی ہوئی ہے۔ ان کا فرض ہے کہ وہ تھوڑی بہت جس قدر بھی مدد کر سکتے ہوں ضرور کریں"

امید ہے کہ احباب حضرت سیدنا امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالے کے اس ارشاد کی تعمیل میں انشراح صدر کے ساتھ لبیک کہیں گے۔ خاکسار خلیل احمد

جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ

وصیتیں

۵۵۶۵ منکہ عبدالرحمٰن خان ولد ریاضت خان قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۵۳ سال تاریخ بیعت ۹/۲۹ ساکن پنیاؤٹ ڈاک خانہ برہمن بڑیہ ضلع ٹپرہ صوبہ بنگال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اسوقت ملازمت پر ہے۔ جس کی تنخواہ ماہوار ابھی ۳۰ روپے ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں اور آئندہ اقرار کرتا ہوں۔ کہ میری جس قدر ماہوار آمد ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے کے بعد جس قدر جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد عبدالرحمٰن خان حال قادیان
گواہ شد پیر منظور محمد بقلم خود قادیان
گواہ شد۔ سید اعجاز احمد مولوی فاضل باب الانوار قادیان

۵۵۲۴ منکہ عنایت بیگم زوجہ بابو محمد بشیر صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر تیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ مگر میرا مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ تمام تر میرے خاوند بابو محمد بشیر صاحب ولد بابو روشن دین صاحب مرحوم ساکن سیالکوٹ کے ذمہ واجب الادا ہے۔ نیز میرے زیور قیمتی مبلغ پانصد روپیہ میرے خاوند مذکور نے مجھ سے بطور قرض لئے ہوئے ہیں۔ جو ان کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ اس تمام رقم مبلغ ایک ہزار پانصد روپیہ کی جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔ میں ۱/۵ حصہ کی وصیت کرتی ہوں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان میرے مرنے کے بعد اگر کوئی اور جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۵ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ الامتہ عنایت بیگم بقلم خود

گواہ شد نیاز محمد ولد میاں محمد بخش صاحب مرحوم انسپکٹر پولیس میرپور خاص سندھ
گواہ شد محمد بشیر چغتائی ولد بابو روشن دین صاحب مرحوم منیجر اے۔ ڈی۔ پال برادرس جمشید پور۔

۵۵۷۰ منکہ جیواں بیوہ میاں نبی بخش صاحب قوم جٹ رندھاوا عمر ستر سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن بٹالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس اسوقت دو ڈنڈیاں طلائی وزنی ایک تولہ ۹ ماشہ ۳ رتی قیمتی اندازاً ستر روپے کی ہیں۔ اور مبلغ ۳۰ روپے نقد ہیں۔ کل ایکصد روپیہ ہوا۔ میں اس کے ساتویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اور مبلغ چودہ روپے نقد ادا کرتی ہوں۔ نیز میری وفات پر اگر کوئی اور جائیداد اس کے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۷ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامتہ نشان انگوٹھا جیواں بٹالہ
گواہ شد حاجی مفتی گلزار محمد بقلم خود بٹالہ
گواہ شد سعد محمد ولد نبی بخش بٹالہ بازار جبہ بقلم خود

۵۵۷۳ منکہ ممتاز بیگم زوجہ اکبر علی صاحب ایڈووکیٹ قوم انصاری عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۲ء ساکن فیروزپور شہر بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱۔ ماہ تبلیغ ۱۳۱۹ھش مطابق ۱۱ فروری ۱۹۴۰ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اسوقت میری غیر منقولہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ (۱) ایک مکان رہائشی واقعہ مال روڈ فیروزپور شہر جو کہ مجھے میرے خاوند کی طرف سے بعوض حق مہر مبلغ دس ہزار روپیہ ملا ہے۔ (۲) ایک ٹکڑا زمین جو کہ مکان مذکورہ سے ملحق ہے۔ اور میرا اپنا زر خرید ہے۔ مالیت تین ہزار چھ سو پچاس روپے (۳) میری منقولہ جائیداد از قسم زیورات ہے جن کی مجموعی قیمت ۱۵۰۰/۰ روپے ہے۔ میں وعدہ شرعی کرتی ہوں۔ کہ مندرجہ بالا جائیداد کے دسویں حصہ کی حقدار صدر انجمن احمدیہ قادیان ہے جس کے نام کہ میں یہ وصیت کرتی ہوں۔ اگر میری وفات پر میری کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس کے دسویں حصہ کی بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان وارث ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی حصہ وصیت کی رقم میں سے ادا کردوں تو وہ کل رقم میں سے منہا سمجھا جائے گا۔ میری وفات کے

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

کراچی ۱۴ مارچ۔ آج سندھ اسمبلی میں وزارت کو شکست ہو گئی۔ اس کے ساتھ ۲۷ اور اپوزیشن کے ۳۰ ووٹ تھے وزیر اعظم نے باقی بجٹ پیش کرنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ اس کے یہ معنے ہیں کہ وزارت قائم نہیں رہ سکتی سپیکر نے اجلاس غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا۔

دہلی ۱۴ مارچ۔ بعض سوشلسٹ اور کمیونسٹ کارکن بعض غیر ملکی آرگنائزیشنو کے ایجنٹ بن کر امن کے منافی سرگرمیوں میں مشغول رہتے۔ چنانچہ گورنمنٹ آف انڈیا کے احکام کے ماتحت انہیں گرفتار کر کے نظر بند کیا جا رہا ہے۔

ہیلسنکی ۱۴ مارچ۔ فن پریذیڈنٹ نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس جنگ سے ہم پر ایک شدید ضرب لگی ہے۔ ہماری قربانیاں بے نظیر تھیں مگر روس کے ساتھ صلح کے سوا کوئی چارہ نہ تھا ہمارے پاس سامان جنگ کافی تھا۔ مگر آدمی کافی نہ تھے۔ غیر ممالک کے رضاکار بھی ہماری ضرورت کو پورا نہیں کر سکتے تھے روس نے فن لینڈ کے جس علاقہ پر قبضہ کیا ہے۔ وہاں روسی پبلک قائم کر دی ہے جس میں صرف فن کمیونسٹ افسر کام کرینگے تاہم فن وہاں سے بھاگ رہے ہیں۔

پیرس ۱۴ مارچ۔ آج فرانسیسی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ ہم نے فن سفیر کو پیر کے روز یہ اطلاع دیدی تھی۔ کہ اتحادی فن لینڈ کو فوجی امداد دینے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اگر فن لینڈ نے ہم سے اپیل نہ کی تو ہم اس بات کے ذمہ دار نہیں ہونگے کہ جنگ کے خاتمہ پر روس کی آزادی کو تسلیم کرائیں۔ فن سفیر نے کہا ہے کہ وہ اپنی حکومت کے مشورہ کے بعد جواب دے گا۔

دہلی ۱۴ مارچ کل وائسرائے ہند نے مسٹر جناح کو ملاقات کا موقعہ دیا۔ اور مسلمانوں کے مطالبات کے متعلق ان سے بات چیت کی۔

لنڈن ۱۴ مارچ فیلڈ مارشل منرہیم نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس لڑائی میں روس کے دو لاکھ اور ہمارے پندرہ ہزار آدمی کام آئے ہیں

قریباً چار لاکھ فن خانماں برباد ہو گئے ہیں وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ فن پارلیمنٹ روس کے ساتھ معاہدہ کی تصدیق کر دے گی کیونکہ وفد کے ممبروں نے پہلے سے اس کی گارنٹی لے لی تھی۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ رومانیہ نے اپنی حفاظت کے لئے سرحدی قلعوں کے ارد گرد نہریں کھود دی ہیں۔ اور ان میں پانی بھر دیا گیا ہے۔ اور ایسا انتظام کیا گیا ہے کہ خطرہ کی صورت میں ان میں فوراً پٹرول اور مٹی کا تیل پہنچا دیا جائے گا۔ اور ان میں آگ لگا دی جائیگی۔ رومانیہ کے سرحدی قلعے مضبوطی کے لحاظ سے فرانس کی میجنو لائن سے کم نہیں۔

لاہور ۱۴ مارچ۔ آج پنجاب اسمبلی میں ایک کانگرسی ممبر نے کہا کہ پولیس کے رپورٹروں کو بڑے افسروں کی طرف سے یہ ہدایت کی جاتی ہے۔ کہ رپورٹ لکھتے وقت جگہ چھوڑتے جایا کریں۔ تا بعد میں حسب منشاء اس میں اضافہ کیا جا سکے۔ وزیر اعظم نے کہا کہ آنریبل ممبر کسی افسر کا نام لے۔ ممبر نے کہا۔ چور کی داڑھی میں تنکا۔ اس پر ایک یونینسٹ ممبر نے اسے کہا کہ تم جھوٹے ہو۔ کانگرسی ممبر نے اسے جھوٹا کہا۔ اور اس نے اسے۔ اس پر ایک کانگرسی ممبر نے یونینسٹ ممبر کو سؤر کہہ دیا۔ مگر بالآخر اپنے الفاظ واپس لے لئے۔

لنڈن ۱۴ مارچ۔ آئندہ منگل کے روز دارالعوام میں جنگ کے متعلق بحث ہو گی جس میں وزیر اعظم صورت حالات کی وضاحت کریں گے۔ اپوزیشن کی طرف سے کئی سوالات پیش کئے جائیں گے۔

اٹاوہ ۱۴ مارچ۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ حکومت کینیڈا نے فضائی قوت میں اضافہ کے لئے مزید ۰۰۰،۱۴ پونڈ منظور کئے ہیں۔ اب کل اخراجات ۰۰ ۳۰،۴ پونڈ کئے جائیں گے۔

دہلی ۱۵ مارچ۔ آج کانگرس کا سالانہ اجلاس رام گڑھ میں شروع ہو گیا۔ منتخب صدر مولانا ابو الکلام ساڑھے آٹھ بجے صبح سٹیشن پر پہنچے۔ جن کے استقبال کے لئے کئی لیڈر موجود تھے۔ سٹیشن سے جلوس تیار کیا گیا۔ جو آہستہ آہستہ کانگرس نگر کو روانہ ہوا۔ جس کا نام مظہر پوری رکھا گیا ہے مولانا کار میں بیٹھے تھے جس کے آگے پیچھے والنٹیر تھے۔ اور پیچھے درجنوں موٹریں اور بسیں تھیں۔ دو پہر کو ورکنگ کمیٹی کا یہیں جلسہ ہوا۔

کراچی ۱۵ مارچ۔ سندھ اسمبلی میں جو نیشنلسٹ پارٹی بنائی گئی ہے۔ اس نے اپنا لیڈر رئیس بندہ علی خان کو چنا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ اگر یہ پارٹی وزارت کے بنانے میں کامیاب ہو گئی۔ تو بندہ علی خان صاحب وزیر اعظم بنیں گے۔ امید ہے۔ کہ نئی وزارت کے متعلق جلد فیصلہ ہو جائے گا۔

لنڈن ۱۵ مارچ۔ روس کے ساتھ سمجھوتہ کے مطابق فنی فوجیں پیچھے ہٹنا شروع ہو گئی ہیں۔ جب یہ فوجیں ۱/۲ ۴ میل تک پیچھے ہٹ جائیں گی۔ تو روسی فوجیں اس علاقہ میں داخل ہونا شروع ہو جائینگی جو علاقہ روس کے حوالے کیا گیا ہے۔ وہ ۱۹ ہزار مربع میل ہے۔ جس کی آبادی ۵ لاکھ تھی۔ اس میں سے چار لاکھ آدمی تو لڑائی چھڑتے ہی اس علاقہ سے چلے گئے تھے۔ باقی جو ایک لاکھ تھے۔ وہ اب بھاگے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۵ مارچ ہیلسنکی میں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ناروے اور سویڈن کے ساتھ فن لینڈ گٹھ کرنے کے سوال پر غور کر رہا ہے۔ مگر ڈنمارک اس میں شامل نہیں ہو گا۔ کیونکہ ایک تو اس کے ذرائع بہت محدود ہیں۔ دوسرے وہ جرمنی کے بہت قریب ہے۔ کل رات فن پارلیمنٹ کے سپیکر نے ایک تقریر میں کہا کہ ہمیں اس بات کا علم ہو گیا تھا۔ کہ سویڈن اور ناروے فرانسیسی اور برطانوی افواج کو اپنے علاقوں سے گذرنے نہیں دیں گے۔ روس کے ساتھ صلح کو جرمنی اتحادیوں کے خلاف پروپیگنڈا کا ذریعہ بنا رہا ہے جرمن اخبارات لکھتے ہیں۔ کہ اتحادیوں نے فن لینڈ کو دھوکا دیا۔ اس سمجھوتہ سے جرمنی کو سب سے زیادہ تشویش ہو رہی ہے۔ کیونکہ اس طرح بحیرہ بالٹک کے مشرقی حصہ میں روس کا اقتدار قائم ہو گیا ہے۔

لنڈن ۱۵ مارچ۔ آج مغربی محاذ پر بالکل خاموشی چھائی رہی۔ فرانس کا سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ کوئی خاص واقعہ ظہور پذیر نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۵ مارچ۔ جرمنی کو آج کل مختلف قسم کی دھاتوں کی شدید ضرورت محسوس ہو رہی ہے۔ مارشل گوئرنگ نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہٹلر کے یوم پیدائش کی تقریب پر لوگ تانبہ۔ پیتل۔ اور ٹین وغیرہ دھاتیں جمع کر کے حکومت کے حوالے کریں۔ اٹلی میں بھی لوہا جمع کرنے کی تحریک زوروں پر ہے لوہے کے بڑے بڑے پھاٹک اتارے جا رہے ہیں۔ سرکاری عمارتوں کے گرد جو لوہے کے جنگلے تھے۔ وہ بھی اکھاڑے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۵ مارچ۔ جرمنی کو ہالینڈ کے جہازوں کا راز بتانے کے جرم میں ہالینڈ کے ایک بہت بڑے افسر پر مقدمہ چلایا جا رہا ہے۔

لنڈن ۱۵ مارچ۔ مسٹر سمر ویلز آج شب روم پہنچ جائیں گے۔ اور امریکہ روانہ ہونے سے قبل وہ دو روز یہاں ٹھیریں گے اور مسولینی سے ملیں گے۔ آپ نے ہر ملک کی حالت کو اچھی طرح سمجھ لیا ہے اور امید ہے کہ بالکل صحیح صحیح رپورٹ پیش کریں گے۔

لنڈن ۱۵ مارچ۔ کل لنڈن میں سر مائیکل اڈوائر کا جنازہ اٹھایا جائے گا۔ سرکاری رپورٹ مظہر ہے کہ ان کے جسم سے دو گولیاں برآمد ہوئیں۔

برسلز ۱۴ مارچ۔ حکومت بلجیم نے اپنے سفیر مقیم برلن کو ہدایت کی ہے کہ بلجین علاقہ پر جرمن طیاروں کی پرواز کے خلاف حکومت جرمنی سے احتجاج کرے۔

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی